69937 ـ عورت كا خاوند كى اجازت كے بغير گھر سے نكلنے اور بغير محرم سفر كرنے كا حكم

سوال

ميرا سوال ہے كہ:

بيوى كے گھر والوں كے متعلق خاوند كے واجبات كى حد كيا ہے ؟

ميں يہ سوال اس ليے كر رہى ہوں كہ جب ميرى والدہ مجھے ملنے آتى ہيں تو خاوند كى جانب سے مجھے بہت مشكلات كا سامنا كرنا پڑتا ہے، حتى كہ ميرى والدہ كے ساتھ اس كا رويہ بہت خراب اور برا ہوتا ہے (يہ اس ليے ہوا كہ ميرے خاوند كے رشتہ داروں اور ميرى والدہ كے مابين جھگڑا ہوا) حتى كہ خاوند نے ميرى والدہ وغيرہ كو گھر سے نكال ديا، جس كے نتيجہ ميں مجھے اپنى والدہ كے ساتھ مجبورا جانا پڑا حالانكہ خاوند مجھے اپنے ساتھ ركھنا چاہتا تھا، (يہ علم ميں رہے كہ ميں كسى دوسرے ملك ميں رہتى ہوں اور اپنى والدہ كے ساتھ چلى گئى) خاوند كا رويہ ميرے ساتھ ٹھيك تھا صرف اتنا ہے كہ والدہ كے ساتھ ايسا كرنے سے ميں غصہ ميں آگئى، حالانكہ اس نے دوسرے دن افسوس كا اظہار كيا، ليكن والدہ نے اسے معاف نہيں كيا، تو كيا اس كے ساتھ ميرا يہ رويہ صحيح ہے، يا كہ ميں نے خاوند كى نافرمانى كى ہے، جيسا كہ اللہ تعالى نے خاوند كى اطاعت كى وصيت كى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند كو چاہيے كہ وہ بيوى كے رشتہ داروں سے صلہ رحمى كرے اور ان كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آئے، كيونكہ اس كا ايسا كرنا بيوى كے ساتھ حسن معاشرت ميں شامل ہوتا ہے، اور ايسا كرنے سے بيوى كے دل ميں اس كى محبت اور الفت پيدا كرے گا، اور وہ اسے قدرومنزلت كى نظر سے ديكھے گى اور ان دونوں كے مابين محبت و مودت ميں اضافہ كا باعث ہو گا.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور ان كے ساتھ اچھے اور بہتر طريقہ سے بودوباش اختيار كرو النساء (19).

ابن كثير رحمہ اللہ تعالى اس كى تفسير ميں كہتے ہيں:

" یعنی: جیسے تم ان سے چاہتے ہو اسی طرح حسب استطاعت اور قدرت ان کے لیے بھی اپنے قول وفعل اور عمل میں ان کے لیے اچھائی اور بہتری پیدا کرو، تو تم بھی اس جیسا ہی کام کرو جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور ان (عورتوں) کے لیے بھی اسی طرح ہیں جس طرح ان پر ہیں بہتر اور اچھے طریقہ سے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے بہتر اوراچھا وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں سے اپنے اہل وعیال کے لیے بہتر ہوں "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (285) میں اسے صحیح قرار دیا ہے. انتہی.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (1 / 477).

دوم:

اور رہا مسئلہ خاوند کی آپ کی والدہ کو گھر سے نکالنا تو اس نے اس کی اس نے معذرت کر لی ہے، اور جس کا بھائی اپنی غلطی کی معافی مانگ لے اور معذرت کر لے اسے چاہیے کہ وہ اس کی معذرت کو قبول کرے اور اس کی غلطی کو معاف کر دے.

اور شادی شدہ عورت کو معلوم ہونا چاہیے کہ خاوند کی اطاعت والدین کی اطاعت پر مقدم ہے، لھذا مرد نیکی میں اپنی والدہ پر کسی کو بھی مقدم نہیں کرے گا، اور بیوی کے لائق نہیں کہ وہ خاوند کی اطاعت پر کسی اور کو مقدم کرے؛ یہ اس لیے کہ اس کا بیوی پر عظیم حق ہے، اور عورت پر مرد کے عظیم حق میں یہ شامل ہے کہ شریعت اسلامیہ تو اس کے قریب تھی کہ بیوی کو حکم دیتی کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے، لیکن ایسا اس لیے نہیں کیا کہ انسان میں سے کسی کو بھی سجدہ کرنا جائز نہیں ہے.

اور خاوند کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بیوی کے گھر والوں کو اپنی بیٹی سے ملنے منع کرے، لیکن اگر اسے یہ خدشہ ہو کہ ایسا کرنے سے بیوی میں فساد پیدا ہو گا یا وہ بیوی کو مخالفت پر ابھاریں گے تو ۔ اس وقت ۔ خاوند کو روکنے کا حق حاصل ہے.

سوم:

آپ سے دو قسم کی غلطیاں ہوئی ہیں اور دو بار آپ نے شریعت کی مخالفت کی ہے:

پہلی غلطی یہ ہے کہ گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نکلی ہیں، اور دوسری غلطی محرم کے بغیر سفر کیا ہے.

گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نکلنا حرام ہے، بلکہ اللہ تعالی نے تو رجعی طلاق والی عورت کو بھی اپنے گھر سے نکلنے سے منع فرمایا ہے، تو پھر اگر ایسا نہ ہو تو معاملہ کس قدر ہو گا ؟!

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی امت سے کہہ دو) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو، اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ تعالی سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، تم انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں، یہ اللہ تعالی کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقینا اپنے اوپر ظلم کیا الطلاق (1)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالی کہتے ہیں: اللہ تعالی کی کتاب میں خاوند سردار ہے، اور انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

فرمان باری تعالی ہے:

اور ان دونوں نے اس کے سردار کو دروازے کے قریب پایا یوسف (25).

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی کا فرمان ہے:

نکاح غلامی ہے، اس لیے تم میں سے کسی ایك کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنی عزیز بچی کس کی غلامی میں دے رہا ہے.

اور ترمذی وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عورتوں کے ساتھ بہتر سلوك کرو، کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں"

لہذا عورت اپنے خاوند کے پاس غلام اور قیدی کے مشابہ ہے، اس لیے عورت کو کوئی حق نہیں کہ وہ اس کے گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نکلے، چاہیے عورت کو اس کا والد یا والدہ یا کوئی اور حکم دے، اس پر آئمہ کرام کا اتفاق ہے" انتہی.

دیکھیں: الفتاوی الکبری (3 / 148).

ابن مفلح حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کے لیے خاوند کے گھر سے بغیر اجازت نکلنا حرام ہے، لیکن ضرورت یا کسی شرعی واجب کی بنا پر نکل سکتی ہے" انتہی

دیکھیں: الآداب الشرعية (3 / 375).

اور رہا عورت کا بغیر محرم سفر کرنے کا مسئلہ تو یہ بغیر محرم سفر کرنا حرام ہے، اس کے بارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث وارد ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" حاصل یہ ہوا کہ: جسے سفر کا نام دیا جاتا ہے اس سے عورت کو خاوند کے بغیر یا بغیر محرم سفر کرنے سے منع کیا جائے گا، چاہے وہ تین دن یا دو یا ایك دن کا ہو، یا پھر ایك منزل وغیرہ ہی ہو، اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی یہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محرم کے بغیر عورت سفر نہ کرے"

اور یہ حدیث سب کو شامل ہے جسے سفر کا نام دیا جاتا ہے. واللہ اعلم. انتہی.

دیکھیں: شرح المسلم (9 / 103) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور منزل تقریبا بیس کلو میٹر کی مسافت کو کہا جاتا ہے.

گزارش ہے کہ آپ سوال نمبر (10680) کے جواب کو ضرور دیکھیں کیونکہ اس میں خاوند اور بیوی کے حقوق کا ذکر ہے.

واللہ اعلم .